85419- شراب کی فروخت سے حاصل کردہ کمائی میں سے مہر کی ادائیگی

سوال

کچھ عرصہ قبل میں ایک ایسے شخص کی منگیتر تھی جو ایک اجنبی ملک میں ملازمت کرتا تھا اور اس کی امپورٹ اور ایکسپورٹ کی کمپنی تھی، اور اس نے تین ماہ کے بعد ایک عربی ہوٹل کھول لیا اور اس میں شراب بھی فروخت کرتا تھا اور خود بھی شراب نوشی کرتا تھا، تو کیا اس نے جو مجھے طلاق کے بعد جو باقی ماندہ مہر ادا کیا ہے وہ حرام ہو گا ؟

نوٹ : جب اس کا رشتہ آیا تھا اور منگنی ہوئی تو مجھے علم نہیں تھا کہ وہ شراب نوشی کرتا ہے اور نماز بھی ادا نہیں کرتا، اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ نماز ادا کرتا ہے اور دو بار عمرہ بھی کیا ہے).

پسندیدہ جواب

آپ نے جو باقی ماندہ مہر لیا ہے اس
میں کوئی حرج نہیں چاہے یہ مال آپ کے خاوند نے مذکورہ بالا طریقہ سے ہی کمایا ہو اس
کی دو وجہیں ہیں :

اول :

اہل علم کا فیصلہ ہے کہ : جب کسی شخص
کا مال مخلوط ہو یعنی اس میں حلال اور حرام دونوں ہوں اور امتیاز نہ ہو سکے تو اس
کے ساتھ خرید و فروخت اور قرض وغیرہ کا لین دین کرنا جائز ہے، اور اسی طرح اس سے کھانا
بھی جائز ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ کرام نے یہودیوں کے ساتھ لین دین کیا، اور ان کا کھانا بھی کھایا حالانکہ
ان کا مال حرام سے پاک نہیں اس میں ضرور حرام پایا جاتا ہے؛ کیونکہ وہ سود خور ہیں،
اور لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھاتے ہیں.

اور امتیاز نہ ہونے کا معنی اور مقصد
یہ ہے کہ اس مال میں سے حلال اور حرام کی تمیز نہ ہو سکتی ہو، مثلا آپ کے خاوند کی
کمائی اور مال میں شراب کی قیمت بھی تھی اور باقی دوسرے مباح اور حلال کھانے پینے
کی قیمت بھی تو اس طرح یہ ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط ہو گیا.

دوسرا :

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ مال تو
صرف حرام کمائی کرنے والے پر حرام ہوگا، اور جو اسے مباح طریقہ سے حاصل کرے اس کے
لیے حرام نہیں.

اور آپ کے خاوند نے جو مال شراب
فروخت کر کے کمایا وہ اس کے خبیث سبب کی بنا پر حرام ہوا، جو کہ صرف آپ کے خاوند پر
حرام ہوگا، لیکن آپ نے جو اس سے مہر لیا ہے وہ آپ کے لیے حلال ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" رہا حرام کمائی سے حاصل کردہ مال
مثلا جو دھوکہ و فراڈ سے حاصل کیا گیا ہو یا پھر سود سے یا جھوٹ بول کر حاصل کیا
گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور غلط طریقہ کے ساتھ تو یہ کمانے والے کے لیے حرام ہے نہ
کہ کسی دوسرے پر جو اسے کسی مباح اور جائز طریقہ سے کمائے؛ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے ساتھ لین دین کرتے تھے، حالانکہ وہ حرام کھاتے
اور سود لیتے تھے، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ حرام کمانے والے کے علاوہ کسی اور پر
حرام نہیں " انتہی

دیکھیں : تفسیر سورۃ البقرۃ (198/1
).

حاصل یہ ہوا کہ : اس مال سے آپ کا مہر
لینا آپ کے لیے مباح ہے اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.